۷۸۶ ۹۱۷

سنی احادیث کریمہ کی تاریخی کتاب

جامع

مداری شریف

مع تشریحات قدیری

اردو ترجمہ
(بصیرۃ العرفان)

جلداول

ہندی ترجمہ
(سمنانی سمان)

باب

وضوء کی سنتوں کا باب

سیدنا امیر اہل سنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم غوث زماں علامہ حافظ قاری مفتی

امام سید محمد انتخاب حسین قدیر اشرفی مداری

مترجم و مفسر و محدث مراد آبادی رضی اللہ تعالی عنہ

از قلم

Presents'

Madaarimedia.Com

﴿باب سنن الوضوء ترجمہ: وضو کی سنتوں کاباب﴾

(۴۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب بیدار ہو کوئی تم میں کا اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنے ہاتھ کو

فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِى اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

برتن میں یہاں تک کہ دھولے ہاتھ کو تین مرتبہ، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں رات گزاری اسکے ہاتھ نے۔

लेकर जो खाना नहीं खाता था, प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में, तो बिठाया बच्चे को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपनी गोद में तो पेशाब कर दिया बच्चे ने प्यारे नवी के कपड़े पर तो मँगाया प्यारे नबी ने पानी तो बहाया उस कपड़े पर और खूब मल मल के, न धोया।

355 हदीस शरीफ़:– हाज़िर हुई हज़रते फ़ात्मा बिन्ते अबू जैश प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो हज़रते फ़ात्मा ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह मैं ऐसी औरत हूँ कि मुझे इस्तेहाज़ा रहता है तो मैं पाक नहीं रहती, तो क्या मैं छोड़ दूँ नमाज़? तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, नहीं, बस रग का खून है हैज़ नहीं है, तो जब शुरू हो तेरा हैज़ तो छोड़ दे तू नमाज़ और अय्याम हैज़ पूरे हो जाएँ तो धोए अपने आप से खूद को, फिर नमाज़ पढ़, हज़रते हश्शाम ने फ़रमाया कि मेरे वालिद अरवा ने कहा फिर वुज़ू कर हर नमाज़ के लिये, यहाँ तक कि फिर आ जाए वो वक़्ते हैज़।

(13) बैतुलख़ला का बाब

356 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब जाओ तुम लैट्रीन को तो न मुँह करो क़िब्ला को और न पीठ करो क़िब्ले को और लेकिन मग़रिब की तरफ़ हो जाओ या मशरिक़ हो जाओ।

357 हदीस शरीफ़:– हज़रते सुलेमान से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मना फ़रमाया हम को रसूलुल्लाह

خوبی کی بات ہے (۶۶) مسواک مومنوں کی زادِ راہ ہے (۶۷) ارشاد نبوی جو مسواک نہ کرے وہ ہم سے نہیں (۶۸) بے مسواک نماز غیر مقبول ہے (۶۹) اگر شہر کے تمام لوگ مسواک چھوڑ دیں تو وہ مرتدوں کے مثل جنگ و قتال کے لائق ہیں (۷۰) مسواک کرنا آدھا ایمان ہے (۷۱) مسواک کرنا آدھا وضو ہے (۷۲) مسواک کرنا شفاء ہے ہر مرض کیلئے (۷۳) داڑھ کا درد ختم ہو جاتا ہے (۷۴) دانتوں کا ہرا پن ختم ہو جاتا ہے (۷۵) جنت میں درجات بڑھاتی ہے۔

(۴۲۲) سنت کے لغوی معنیٰ طریقہ ہیں اور سنن سنت کی جمع ہے۔ سنت کے شرعی معنیٰ یہ ہیں کہ پیارے نبی ﷺ کے وہ فرمان مبارکہ جو صراحتاً قرآن میں مذکور نہیں اور ہمیں نہیں ملتے اور پیارے نبی ﷺ کے وہ اعمال حسنہ جو امت کیلئے لائق عمل ہیں لہٰذا منسوخ اور مخصوص اعمال سنت نہیں۔ جنہیں پیارے نبی ﷺ نے عادتاً کیا وہ سنت زائدہ ہیں او جنھیں عبادتاً کیا ہو وہ سنت ہدیٰ ہیں اور سنت ہدیٰ میں سے جس سنت کو ہمیشہ یا پابندی سے کیا ہو تو وہ سنت مؤکدہ ہے اور جسے کبھی کبھی کیا ہو وہ سنت غیر مؤکدہ ہے اور ہمیشہ کرنے کیساتھ ساتھ تاکیدی حکم بھی فرمایا ہو تو وہ واجب ہے۔ وضو میں فرائض و سنن و مستحبات تو ہیں مگر وضو میں واجب کوئی نہیں ہے۔ اگر لوگ ڈھیلے یا پتھر سے استنجاء کر کے سو جائیں تو ہو سکتا ہے کہ انکا ہاتھ شرمگاہ تک پہنچے اور موسم گرما میں پسینے کے باعث تر ہو تو یقیناً ہاتھ ناپاک ہو جائیگا یا پھر وہاں پہلے ہی سے میل کچیل ہو اور وہاں ہاتھ سے کھجایا اور وہاں گندگی و نجاست موجود ہو اور پھر وہ گندگی و نجاست لگ گئی ہو تو ہاتھ دونوں صورتوں میں گندا ہو جائیگا اور پھر ہاتھ پانی مین ڈالا جائے تو وہ پانی بھی ناپاک ہو جائیگا۔ سو کر اٹھے یا نہ اٹھے۔ استنجاء کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ حنفی مسلک میں بہر حال ہاتھوں کو کلائیوں تک تین مرتبہ دھونا مطلقاً سنت وضو ہے ہاتھ کا وہاں لگنا علت حکم نہیں ہے بلکہ حکمت حکم ہے علت و حکمت کا فرق ہمیشہ ملحوظ خاطر رہے۔ نیند یا تو حدث ہے پیشاب کی طرح یا سبب حدث ہے مباشرت کی طرح۔ اور نہ تو پیشاب کرنے کے بعد اور نہ مباشرت کرنیکے بعد یہ ہاتھ دھونا فرض نہیں ہے تو نیند کے بعد کیوں کر فرض ہو جائے گا۔ بحالت نیند ہاتھ کا ناپاک ہونا یقینی نہیں ہے بلکہ ایک احتمال ہے اور پاک ہونا یقینی ہے لہٰذا یقین، احتمال سے زائل نہیں ہوگا لہٰذا بعد بیداری اگر کوئی ہاتھ نہ بھی دھوئے تو ہاتھ پاک ہیں اور اگر ہاتھ پانی میں پڑ جائیں تو پانی بھی ناپاک و نجس نہ ہوگا۔

(۴۲۳) اس حدیث شریف میں شیطان سے مراد وہ قرین ہے جو ہر وقت آدمی کیساتھ رہتا ہے۔ جاگتے میں برے کاموں کا سجھاؤ دیتا ہے اور سوتے میں ناک پر جا بیٹھتا ہے تا کہ دماغ میں برے خیالات کو جنم دے لہٰذا ناک قرین شیطان کے بیٹھنے کی وجہ سے اس قابل ہوگئی ہے کہ اسے بھی دھو لیا جائے۔ جہاں کوئی گندا بیٹھ جائے اس جگہ کو دھو لینا تعلیم نبوی کے عین مطابق ہے۔ وضو میں ناک اسلئے دھوئی گئی کہ وہاں شیطان بیٹھ گیا تھا لہٰذا اگر مسجد میں کوئی بدعقیدہ گھس آئے تو مسجد کو دھو دینا تعلیمات نبوی کے عین مطابق ہے خیال رہے کہ بعد نیند یا قبل نیند ناک میں پانی ڈال کر ناک جھاڑنا ناک صاف کرنا سنت ہے ایسے ہی کلائی تک ہاتھ دھونا بھی ہر وضو میں سنت ہے کیوں کہ یہ حکمت ہے نہ کہ علت حکم۔ شیطان کے ناک میں بیٹھنے کی کیا شکل وصورت ہے اسے اللہ و رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ ہماری عقل و شعور اسکے سمجھنے سے عاجز وقاصر ہے بس ہمارا پیارے نبی ﷺ کے ارشاد عالی پر ایمان ہے جو فرمایا ہے حق ہے سچ ہے۔ ناک جھاڑے پانی سے صاف کرنے کی ایک طبی حکمت بھی ہے وہ یہ کہ جب انسان سوجاتا ہے تو بخارات ورطوبت و غبار ناک سے دماغ تک پہونچ جاتے ہیں اس سے دماغی حواس متاثر ہوتے ہیں تو تلاوت قرآن کریم اور اس کے معانی سمجھنے میں رکاوٹ آتی ہے اور عبادات میں بھی کسل پیدا ہو جاتا ہے لہٰذا ناک کو جھاڑ کر خوب صاف کر لیا جائے تا کہ تمام گندی رطوبت و بخارات و غبار باہر نکل کر دماغی صلاحیتوں کو از سر نو تازگی بخشیں۔

(۴۲۴) پیارے رسول اللہ ﷺ کی سنت کریمہ یہی ہے کہ دھونے والے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے اور مسح صرف ایک بار کیا جائے۔ ایسا بھی لگتا ہے کہ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تالیٰ عنہ کو اس وقت وضو کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی بلکہ آپنے تعلیم و تبلیغ کی خاطر یہ وضو فرمایا کیونکہ یہ عملی

تبلیغ سنت ہے حضرات صحابۂ کرام ایسے مقامات پر تشریف لیجایا کرتے تھے جہاں مسلمانوں کا اجتماع ہوا اور وہاں تبلیغ سنت فرماتے۔

(۴۲۵) حضرات! آپنے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا وضو سیدنا امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول و عمل سے ملاحظہ فرمالیا کہ آپنے وضو کر کے دکھایا اور پھر یہ بھی فرمادیا کہ یہ پیارے نبی ﷺ کا وضو ہے۔ اب یہ دیکھیں کہ حضرت علی نے پاؤں پہلے دھوئے کے بعد میں۔ آج خود کو شیعان علی و محبان علی کہنے والے پہلے پاؤں دھو کر حضرت علی کی زبردست مخالفت کر رہے ہیں یہ لوگ اس سلسلے میں اللم غلم دلائل دیکر اور وضو میں پاؤں پہلے دھو کر اس خبیث جذبے کا اظہار کرتے ہیں کہ ''باب العلم'' کو جو حقائق و معارض نہیں معلوم تھے وہ ہم شیعان علی کو معلوم ہیں، باب العلم نے اپنی شان باب علمی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے اخیر وضو میں پاؤں کا مسح نہ فرمایا بلکہ پاؤں کو دھویا۔ وہ لوگ عقل کے ناخن لیں جو قرآن کریم کے معانی اور حضرت علی کے قول و فعل کے خلاف برسر پیکار ہیں اور خود کو شیعان علی محبان علی کہتے ہیں یہ بکواس ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ مخالفین علی ہیں۔ حضرت علی کے قول و عمل سے یہ بات ظاہر ہے کہ پاؤں اخیر میں دھوئے جائیں اور دھوئے ہی جائیں ان کا مسح کرنا حضرت علی سے بغاوت کا کھلا اعلان ہے چنانچہ حضرت علی ہی کی دوسری سند سے یہ حدیث پاک بھی مسند امام اعظم شریف میں مروی ہے کہ حضرت علی نے پانی منگوایا اور اس سے وہی وضو فرمایا جو حدیث شریف نمبر ۴۲۵ میں مذکور ہے اور فرمایا کہ یہ پیارے رسول اللہ ﷺ کا وضو ہے۔

(۴۲۶) آپنے سیدنا امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وضو کچھ الفاظ کے فرق کیساتھ ملاحظہ فرمایا کہ حضرت علی اور پیارے نبی ﷺ کا وضو یہ نہ تھا کہ آپ پہلے ہاتھ دھوتے ہوں اور بعد میں پاؤں کا مسح فرماتے ہوں بلکہ نہ تو آپنے پہلے پاؤں دھوئے اور نہ ہی بعد میں مسح فرما کر ان بناسپتی عشاق کے تابوت عشق میں کیل نہیں بلکہ میخ گاڑ دی ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام اعضاء وضو تین تین بار دھوئے جائینگے سوائے سر کے کہ اسکا مسح کیا جائیگا اور وہ بھی صرف ایک بار یہی سنت رسول ہے اور یہی سنت علی ہے اور یہی تمام سنی حنفی مسلمانوں کا طریقہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی کے سچے عاشق صرف سنی حنفی مسلمان ہی ہیں۔ بعض حضرات سر کا مسح بھی تین بار کرنے کو کہتے ہیں تو انہیں ''تسامح'' ہوگیا ہے. جس جگہ تین مرتبہ مسح کا ذکر آیا ہے اسکا کیا مطلب ہے تو یہ بھی بزبان حدیث شریف ہی ملاحظہ فرمائیں۔

(۴۲۷) اس حدیث شریف سے حاصل یہ ہے کہ تین مرتبہ مسح کرنا یہ مسح کے تین ارکان کی طرف اشارہ نہیں صراحت ہے اور تینوں ارکان کو ملا کر ایک ہی مسح ہوا۔ لہٰذا وضو میں سر کا مسح کرنا ایک ہی بار سنت ہے اور یہی مسلک امام اعظم ہے جو قرار واقعی حدیث نبوی کی روشنی میں ہے۔

(۴۲۸) بڑے وضو میں بھی نماز کی طرح اطمینان و وقار کا خیال رکھیں جلدی جلدی چھپ چھپ نہ کریں۔ اعضاء وضو میں کوئی عضو بھی ناخن کی برابر سوکھا رہ گیا تو اسکا وضو نہ ہوا اور وہ شخص ''ویل'' کے عذاب کا مستحق ہوگا۔ جب موزے پہنے ہوئے نہ ہوں تو وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے مسح کرنا جائز نہیں۔ اسی پر تمام حضرات صحابۂ کرام اہل بیت عظام اور تمام امت کا اجماع ہے۔ حضرت علی بھی ہمیشہ وضو کے اخیر میں پاؤں دھویا ہی کرتے تھے مگر مخالفین علی وضو میں پاؤں پہلے دھوتے ہیں۔ حضرت علی پاؤں پر مسح نہیں فرماتے تھے مخالفین علی حضرت علی کی مخالفت کرتے ہوئے وضو کے اخیر میں پاؤں کا مسح کرتے ہیں۔ شعر

عداوت ہو تو ایسی ہو   شقاوت ہو تو ایسی ہو

اعضاء وضو کا مکمل دھونا فرض ہے اونا پونا دھو لینے سے وضو نہ ہوگا بلکہ ذریعۂ عذاب ہوگا۔ انگوٹھی کے نیچے' بالیوں' بندوں اور بلاق کے سوراخوں میں پانی پہونچانا وضو و غسل میں فرض ہے۔ ویل کیا ہے۔ ویل کے بہت سے معانی ہیں (۱) ایک نالہ ہے دوزخ میں (۲) شدت عذاب (۳) پیپ و خون کا ایک پہاڑ ہے دوزخ میں (۴) یہ کلمۂ افسوس ہے (۵) عذاب (۶) ہلاکت۔ اللہ تعالیٰ اپنے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں ہم سبکو ویل سے بچائے آمین۔

(۴۲۹) پیشانی سر کے اگلے حصے کو کہتے ہیں جو سر کا چوتھائی حصہ ہے یعنی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے چوتھائی سر اقدس کا مسح فرمایا۔ یہ حدیث شریف سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

(۴۲۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِّنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب بیدار ہو کوئی تم میں کا اپنی نیند سے تو وضو کرے

فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو ناک جھاڑے تین مرتبہ، اسلئے کہ شیطان رات گزارتا ہے اسکے ناک کے بانسے پر۔

(۴۲۴) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ انہوں نے وضو فرمایا ایک مقام "مقاعد" میں تو فرمایا

اَلَا اُرِيْكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا۔ (رواہ المسلم)

کہ کیا نہ دکھاؤں میں تم کو وضو پیارے رسول اللہ ﷺ کا، تو وضو فرمایا حضرت عثمان غنی نے تین تین مرتبہ۔

(۴۲۵) حدیث شریف: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اِنَّهٗ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلٰثًا

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت علی ابن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ انہوں نے وضو فرمایا تو دھوئے اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ

وَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَغَسَلَ

اور کلیاں کیں تین مرتبہ اور پانی ڈالا ناک میں تین مرتبہ اور دھویا اپنے چہرے کو تین مرتبہ اور مسح فرمایا اپنے سر کا اور دھویا

قَدَمَيْهِ وَقَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (رواہ فی مسند الامام الاعظم)

اپنے پاؤں کو اور فرمایا حضرت علی نے یہ وضو ہے پیارے رسول اللہ ﷺ کا۔

(۴۲۶) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ اِنَّهٗ دَعَا بِمَاءٍ نَأْتِيْ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٌ

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ انہوں نے منگایا پانی تو ہم ایک برتن کہ اس میں پانی تھا اور ایک طشت

قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ وَنَنْظُرُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى الْاِنَاءَ كَفَاهُ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى

فرمایا سیدنا حضرت عبد خیر نے کہ ہم حضرت علی کی طرف دیکھ رہے تھے تو پکڑا اپنے داہنے ہاتھ سے پانی کا برتن اور جھکایا اسکو اپنے بائیں ہاتھ پر

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हम मुँह करें क़िब्ले को पयख़ाने या पैशाब के वक़्त या इस्तन्जा करें दाहिने हाथ से या इस्तन्जा करें कम से तीन पत्थरों से या इस्तन्जा करें गोबर से या हड्डी से।

358 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब दाख़िल होते बैतुल ख़ला में तो फ़रमाते "ऐ अल्लाह तआला मैं पनाह माँगता हूँ तेरी गंदे जिनों से और गंदी जिन्नात से।"

359 हदीस शरीफ़:– गुज़रे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम दो क़बरों से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने बेशक दोनों क़ब्र वाले अज़ाब दिये जा रहे हैं और नहीं अज़ाब दिये जा रहे बड़ी चीज़ की वजह से लेकिन एक उन दोनों में का कि नहीं बचता था पेशाब से और लेकिन दूसरा चुग़लख़ोरी करता था, फिर ली प्यारे नबी ने एक तर शाख़ तो चीरा उसको आधा आधा फिर गाड़ दिया प्यारे नबी ने हर क़ब्र पर एक एक, हज़राते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! आप ने यह क्यों किया? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि उम्मीद है कि हल्का कर दिया जाए उन दोनों क़ब्र वालों से अज़ाब, जब तक न सूखें दोनों शाख़ें।

360 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बचो तुम दो लानती कामों से, हज़राते सहाबाए किराम ने अर्ज़ किया कि क्या हैं दो लानती काम या रसूलुल्लाह? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने जो पयख़ाना करे लोगों के रास्ते या उनके साय की जगह।

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

ثابت تابعی کوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک حقہ کی زبردست دلیل ہے کہ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنت سے واضح طور پر ثابت ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

اور اس سے زیادہ سر کا مسح کرنا سنت ہے۔ ایک بال کے چھو لینے سے مسح نہوگا کیونکہ کبھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے چوتھائی سر سے کم کا مسح نہ فرمایا۔ بیان جواز کے لئے پیارے نبی ﷺ کم از کم ایک بار ہی ایسا فرمالیتے۔ اور اگر پورے سر کا مسح فرض ہوتا تو پیارے نبی ﷺ ہرگز ہرگز چہارم سر کا مسح نہ فرماتے۔ حضرات محدثین کرام نے فرمایا کہ اس موقع پر مسح فرماتے ہوئے آپکا عمامہ شریف سرک گیا ہوگا تو آپنے یا تو اسکو درست فرمایا یا گرنے کا کوئی خیال آیا ہو تو پکڑلیا اسکو راوی نے عمامے شریف کا مسح سمجھا کہ پیارے نبی ﷺ نے عمامے شریف پر مسح فرمایا ہے۔ عمامے شریف پر مسح کرنا قرآن کریم کی آیت کریمہ کے خلاف ہے۔ چونکہ ارشاد رب قدیر ہے: ''اور مسح کرو تم اپنے سروں کا'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۶۲) یہ نہیں فرمایا کہ اپنی پگڑیوں کا مسح کرو۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ چہارم سر کا مسح فرمایا ہو اور باقی مسح عمامے پر کیا ہو اور عمامے کو سر کا نائب قرار دیا ہو کیونکہ اصل اور نائب ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک پاؤں دھولیا جائے اور ایک پاؤں پر مسح کرلیا جائے۔ یا آدھا وضو کرلیا جائے اور آدھا تیمم کرلیا جائے۔ ایسے موٹے سوتی موزوں پر بھی مسح جائز ہے جو بغیر باندھے پنڈلیوں پر رُکے رہیں۔ موزوں پر مسح کا تفصیلی بیان انشاء المولی القدیر موزوں پر مسح کے باب'' میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(۴۳۰) حدیث شریف میں تین باتوں کا ذکر بطور مثال ہے۔ ورنہ سرمہ لگانا' ناخن کٹانا' بغلوں کے بال لینا' حجامت بنوانا' مونچھوں کے بال کتروانا' مسجد میں داخل ہونا' مسواک کرنا' کپڑا پہننا' پائجامہ پہننا' موزہ پہننا' بیت الخلاء سے نکلنا' مصافحہ کرنا' کھانا' پینا' لینا' دینا' کسی چیز کا وغیرہا میں سنت یہ کہ دائیں سے یا داہنے ہاتھ سے شروع کیا جائے کیونکہ نیکیاں لکھنے والا فرشتہ دائیں طرف رہتا ہے۔ اسکی وجہ سے یہ سمت افضل ہے۔ یہاں تک کہ دائیں طرف کا پڑوسی بائیں طرف کے پڑوسی سے زیادہ مستحق سلوک ہے (اشعۃ اللمعات شریف) جن چیزوں میں کوئی بزرگی وشان نہیں ہے انکو بائیں طرف سے شروع کرنا چاہئے۔ جیسے بیت الخلاء جانا' بازار میں جانا' گناہ کی جگہ جانا' نکلنا مسجد سے' ناک سنکنا' کپڑے اتارنا' جوتا اتارنا' ان کاموں میں بائیں طرف سے شروع کرنے میں بھی دائیں طرف کی تکریم لازم آتی ہے کیونکہ اگر مسجد سے بایاں پاؤں نکالا تو تکریم دائیں پاؤں کی لازم آئی کہ اسکو بزرگ جگہ باقی رکھا اس پر اور باتوں کو بھی قیاس کرلیا جائے۔ عام مساجد مبارکہ میں صف کا دایاں حصہ بائیں حصے سے افضل ہے مگر مسجد نبوی شریف کا بایاں حصہ دائیں حصے سے افضل ہے کہ وہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے روضۂ انور سے قریب ہے۔ روضۂ انور دل سے اور دل بائیں طرف ہی ہوتا ہے اور دل پر زندگی کا دارومدار ہے۔ جب نیکیاں لکھنے والے فرشتے کی وجہ سے دایاں حصہ بائیں سے زیادہ فضل وشرف والا ہوجائے تو جہاں بائیں طرف سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا پیارا قرب نصیب ہو وہ جانب بھی ضرور افضل ہوگی۔ ایک حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ داہنی طرف نہ تھوکو اور نہ جوتا رکھو کہ اس طرف رحمت کا فرشتہ ہے۔

(۴۳۱) پہننے کا لفظ لباس جوتے موزے دستانے ان سبکو شامل ہے اور وضو میں غسل وتیمم بھی داخل ہے۔ اسلام میں داہنے کو مبارک وذی شرف فرمایا گیا ہے اسلئے گھڑی انگوٹھی بھی داہنے ہاتھ میں پہننا چاہئے التزین للتیمن زینت دائیں کیلئے ہے۔ میدان قیامت میں نیکیوں کے نیکیوں والے نامۂ اعمال بھی داہنے ہاتھ میں ہونگے۔

(۴۳۲) وضو سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا سنت مستحبہ ہے۔ جس نے وضو کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھی تو اسکا وضو کامل نہ ہوگا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جسکا گھر مسجد کے قریب میں ہو اور وہ مسجد میں نماز نہ پڑھے تو اسکی نماز نہیں یعنی اسکی نماز کامل نہیں۔ اگر وضو کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا فرض ہوتا تو قرآن کریم میں جہاں وضو کے اور فرائض بیان ہوئے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ذکر بھی ضرور

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى الْاِنَاءَ غسله يَدُ يُوْمُضْمِضُ وَاسْتَنْشَقَ

پھر دھویا اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ پھر ڈالا اپنے داکیں ہاتھ کو پانی کے برتن میں تو دھویا اپنے ہاتھوں کو اور کلیاں فرمائیں اور ناک میں پانی ڈالا

فَعَلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَخَذَ الْمَاءَ بِيَدِهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهَا رَاْسَهُ مَرَّةً

تو حضرت علی نے یہ تینوں کام تین تین مرتبہ کئے، پھر دھویا اپنے چہرۂ اقدس کو، پھر لیا پانی اپنے ہاتھوں میں تو مسح فرمایا اس سے اپنے سر اقدس کا ایک مرتبہ

وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ غَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ

پھر دھویا اپنے قدم میمنت لزوم کو تین تین مرتبہ پھر ایک چلو پانی لیا اپنے دست اقدس میں تو نوش فرمایا اسکو پھر حضرت علی نے فرمایا کہ جسکو خوش کرے

اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ۔ (رواہ فی مسند الامام الا عظم)

یہ بات کہ وہ دیکھے پیارے رسول اللہ علیہ کے وضوکو تو یہ پیارے نبی کا وضو ہے۔

(۴۲۷) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَسَحَ رَأْسَهُ ثَلٰثًا عَلٰى اَنَّهُ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى يَافُوْخِهٖ ثُمَّ مَرَّ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے مسح فرمایا اپنے سر اقدس کا تین مرتبہ، اس طریقے پر کہ رکھا اپنے مبارک ہاتھوں کو اپنی پیشانی شریف پر پھر کھینچا

يَدَيْهِ اِلٰى مُؤَخَّرِ رَأْسِهٖ ثُمَّ اِلٰى مُقَدَّمِ رَأْسِهٖ فَجَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَرَّةً وَّاحِدَةً لِاَنَّهٗ لَمْ يُبَايِنْ

اپنے مبارک ہاتھوں کو اپنے سر کے پیچھے تک، پھر کھینچ کر لائے اپنے سراقدس کے آگے کی طرف تو ہو گیا یہ تین مرتبہ اور سب ملا کر یہ ایک ہی مرتبہ ہوا کیونکہ نہ جدا ہوا

يَدَهٗ وَلَا اَخَذَ الْمَاءَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَهُوَ كَمَنْ جَعَلَ الْمَاءَ فِيْ كَفِّهٖ ثُمَّ سَعَدَهٗ اِلٰى كُوْعِهٖ۔ (رواہ فی مسند الامام الاعظم)

ان کا دست مبارک سراقدس سے اور نہ لیا پانی تین مرتبہ۔ تو یہ ایسا ہے کہ جیسے کسی نے لیا پانی اپنی ہتھیلی میں پھر لیجائے اسکو ہتھیلی تک۔

(۴۲۸) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ مَّكَّةَ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی کہ ہم واپس ہوئے معیت میں پیارے رسول اللہ ﷺ کی مکہ شریف سے

اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّأُوْا

مدینے شریف کی طرف، یہاں تک کہ جب تھے ہم ایک پانی کے پاس راستے میں، تو جلدی کی ایک جماعت نے عصر کے وقت تو وہ وضو کر رہے تھے

---

361 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब पिये कोई तुम में से, तो न साँस ले बरतन में और जब जाए बैतुलख़ला तो न छुवे अपने पेशाब के मक़ाम को और न इस्तन्जा करे अपने दाहिने हाथ से।

362 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो वुज़ू करे तो चाहिये कि नाक में पानी ले और जो ढेले से इस्तन्जा करे तो वो ताक़ ढेले ले।

363 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ ले जाते बैतुलख़ला तो उठाता मैं और एक ख़ादिम पानी का बरतन और बरछी, इस्तन्जा फ़रमाते प्यारे रसूल पानी से।

364 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तशरीफ़ ले जाते बैतुलख़ला तो उतार देते अपनी अँगूठी को।

365 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब इरादा फ़रमाते क़ज़ाए हाजत को तो चले चले जाते, यहाँ तक कि न देख पाता कोई प्यारे नबी को।

366 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू मूसा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि था मैं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ एक दिन तो इरादा फ़रमाया प्यारे नबी ने यह कि पेशाब फ़रमाएँ, तो तशरीफ़ ले गए ज़मीन की दीवार की तरफ़ जड़ में तो पेशाब फ़रमाया, फिर फ़रमाया जब इरादा करे कोई तुम में से पेशाब

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

وَهُمْ عُجَّالٌ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

اور وہ جلدی کرنے والے تھے تو ہم پہونچے ان تک تو انکی ایڑیاں سوکھی الگ چمک رہی تھیں کہ نہ چھوا تھا جنھیں پانی نے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ. (رواہ مسلم)

عذاب ہے ان ایڑیوں کیلئے آگ کا۔ کامل کرو تم وضو کو۔

(۴۲۹) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم تَوَضَّاَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے وضو فرمایا تو مسح فرمایا اپنی پیشانیٔ مبارکہ کا اور اپنے عمامے شریف پر اور موزوں پر۔

(۴۳۰) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَانِهٖ كُلِّهٖ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ پسند فرماتے تھے داہنے کو بقدر طاقت اپنے تمام کاموں میں

فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ. (رواہ البخاری والمسلم)

اپنی طہارت میں اور اپنے کنگھا کرنے میں اور اپنی نعلین شریفین کے پہننے میں۔

(۴۳۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّاْتُمْ فَابْدَؤُا بِاَيَامِنِكُمْ. (رواہ احمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب تم پہنو اور جب تم وضو کرو تو شروع کرو تم اپنے داہنے سے۔

(۴۳۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اس کا وضو کامل نہیں جس نے نہ لیا اللہ تعالیٰ کا نام اس پر۔

(۴۳۳) حدیث شریف: عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صُبْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ

ترجمہ: سیدنا حضرت لقیط ابن صبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! خبر دیجئے مجھ کو وضو کے بارے میں،

قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا. (رواہ ابوداؤد)

فرمایا پیارے رسول نے کامل کرو وضو کو اور خلال کیا کرو انگلیوں کے درمیان اور مبالغہ کیا کرو ناک میں پانی ڈالنے میں مگر یہ کہ تم روزے دار ہو۔

करने का तो खोज करे नर्म ज़मीन की अपने पेशाब के लिये।

367 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी, उन्होंने फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब इरादा फ़रमाते थे क़ज़ाए हाजत का, न उठाते अपने कपड़ों को, यहाँ तक कि क़रीब हो जाते ज़मीन से।

368 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मैं तुम्हारे लिये ऐसा हूँ जैसे बाप अपने बेटे के लिये, तालीम देता हूँ मैं तुमको जब जाओ बैतुल ख़ला तो न मुँह करो क़िब्ले को और न पीठ करो क़िब्ले को और हुक्म फ़रमाया तीन पत्थरों का और प्यारे नबी ने मना फ़रमाया गोबर से और हडडी से और मना फ़रमाया इस से कि इस्तन्जा करे आदमी अपने दाहिने हाथ से।

369 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा सिद्दीक़ा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि था दाहिना हाथ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का अपने वुज़ू के लिये और अपने खाने के लिये और था प्यारे नबी का बायाँ हाथ अपने इस्तन्जे के वास्ते और उनके वास्ते जो मकरूह काम हैं।

370 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब जाए कोई तुम में का पयख़ाने को, चाहिये कि ले जाए अपने साथ तीन पत्थरों को कि इस्तन्जा करे उन से, यह काफ़ी होंगे उसको।

371 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न इस्तन्जा करो तुम गोबर

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

(۴۳۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب تم وضو کرو تو خلال کیا کرو انگلیوں کا اپنے ہاتھوں کی اور اپنے پاؤوں کی۔

(۴۳۵) حدیث شریف: عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاَ

ترجمہ: سیدنا حضرت مستورد ابن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو جب وضو فرماتے

يَدْلُكُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ۔ (رواہ الترمذی)

تو ملتے انگلیوں کو اپنے پاؤوں کی اپنی چھنگلی سے۔

(۴۳۶) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاَ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَاَدْخَلَهٗ تَحْتَ حَنَكِهٖ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے تو لیتے ایک چلو پانی تو داخل فرماتے اسکو اپنی ٹھوڑی شریف کے نیچے

فَخَلَّلَ بِهٖ لِحْيَتَهٗ وَقَالَ هٰكَذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ۔ (رواہ ابوداؤد)

تو خلال فرماتے اسکے ذریعے اپنی داڑھی شریف کا اور فرماتے کہ ایسے ہی حکم فرمایا مجھ کو میرے مالک نے۔

(۴۳۷) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلال فرماتے تھے اپنی ریش مبارک کا۔

(۴۳۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابو حیہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا حضرت مولا علی کو انہوں نے وضو فرمایا تو دھویا انہوں نے اپنے ہاتھوں کو

حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا

یہاں تک کہ ان دونوں کو خوب صاف فرمایا، پھر کلیاں فرمائیں تین مرتبہ اور ناک میں پانی ڈالا تین مرتبہ اور دھویا اپنے چہرے کو تین مرتبہ

وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طُهُوْرِهٖ

اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ اور مسح فرمایا اپنے سر کا ایک مرتبہ، پھر دھویا اپنے قدموں کو ٹخنوں تک پھر کھڑے ہوئے تو لیا اپنے وضو کا بچا ہوا پانی

से और न हडडी से इसलिये कि यह गिज़ा है तुम्हारे भाइयों की जिनों में से।

372 हदीस शरीफ़:– हज़रते रूवैफ़ा इब्ने साबित से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ऐ रूवैफ़ा! उम्मीद है कि ज़िंदगी लम्बी होगी तुम्हारी मेरे बाद, तो बता देना लोगों को जो गिरह लगाए अपनी दाढ़ी में या हार डाला अपने गले में ताँत का या इस्तन्जा किया किसी जानवर की नजासत से या हडडी से तो बेशक मोहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम उस से बेज़ार हैं।

373 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो सुर्मा लगाए तो चाहिये कि ताक़ सलाइयाँ लगाए, जिस ने ऐसा किया तो अच्छा किया और जो ऐसा न करते तो कोई गुनाह नहीं और जो इस्तन्जा करे तो ताक़ करे, जिसने ऐसा किया तो अच्छा किया और जो ऐसा न करे तो कोई मुज़ायक़ा नहीं और जो खाए फिर जो खेलाल से निकाले तो फेंक दे और जो निकाले अपनी ज़बान से तो वो निगल ले, तो जिसने ऐसा किया तो अच्छा किया और जिसने ऐसा न किया तो कोई हर्ज नहीं और जो जाए पयख़ाने को तो आड़ करे, फिर अगर न पाए आड़ बजुज इसके कि रेत का ढेर इकटठा करे तो चाहिये कि पीठ करे उस ढेर की तरफ़ इसलिये कि शैतान खेलता है औलादे आदम के पयख़ाने के मक़ाम से, जिसने ऐसा किया तो अच्छा किया और जिसने ऐसा न किया तो कोई पाप नहीं।

ہوتا مگر ایسا نہیں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:''اے ایمان والو! جب اٹھو تم نماز کیلئے تو دھولو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت اور مسح کرو تم اپنے سروں کا اور دھوتم اپنے پاؤوں کو ٹخنوں سمیت'' (بصیرۃ الایمان افادہ قادری مینی ص ۲۶۲) اگر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا فرض ہوتا تو قرآن کریم میں یہ پانچواں فرض بھی ضرور ہوتا۔ جیسے وضو میں پانچواں فرض نہیں چار ہی ہیں اسی طرح فقہ کے چار مسلک ہیں پانچواں مسلک ہے ہی نہیں۔

(۴۳۳) ہاتھ اور پاؤں کا خلال کرنا عام حالات میں تو یہ خلال سنت ہے کہ انگلیاں چمٹی ہوئی نہ ہوں اور اگر کسی کی انگلیاں چمٹی ہوئی ہوں کہ بغیر خلال ان میں پانی نہ پہونچے اور نہ بہے گا تو خلال کرنا فرض ہے۔ اور اگر بنا خلال کئے پانی گھائیوں میں پہونچا دیا بہادیا کہ گھائیاں کھول کر پاؤں ہی پانی میں ڈال دیا۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونے کے ساتھ کرنا چاہئے اور پاؤں کی انگلیواں کا خلال پاؤں کو دھونے کے وقت کرنا چاہئے۔ اگر یہ دونوں خلال بعد فراغت وضو بھی کئے تو جائز ہے۔

خلال کا طریقہ

پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی انگلی) سے کرے اسطرح کہ دائیں پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کردیا جائے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کرکے چھنگلیا پر ختم کردیا جائے۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا بھی خلال کرنا چاہئے۔ ہاتھوں کے خلال میں چھنگلیا کا استعمال شرط نہیں ہے ہاتھوں کی انگلیوں میں جس طرح بھی خلال ہوجائے کافی ہے۔ ناک میں پانی بانسے تک پہونچانا وضو میں سنت ہے اور غسل میں فرض ہے۔ ناک میں پانی اتنا چڑھانا کہ حلق میں بھی پہونچ جائے بہتر ہے مگر روزے کی حالت میں صرف بانسے تک ہی پہونچ جائے زیادہ مبالغہ نہ کرے اگر پانی حلق میں چلاگیا تو روزہ ہی فاسد ہوجائیگا۔ (اشعۃ اللمعات شریف) کامل وضو یہ ہے کہ اعضائے وضو جنکو دھویا جاتا ہے ان اعضائے وضو کو تین تین بار پورے اہتمام کے ساتھ دھویا جائے اور سر کا مسح صرف ایک بار کیا جائے جیسا کہ آپ احادیث کریمہ میں پڑھ چکے ہیں۔

(۴۳۴) حدیث شریف ۴۳۳ میں تو صرف انگلیوں کی بات تھی وہ انگلیاں چاہے ہاتھوں کی ہوں یا پاؤں کی مگر اس حدیث شریف میں اس بات کی صراحت و وضاحت موجود ہے کہ خلال ہاتھوں پاؤوں کی انگلیوں کا کرنا چاہئے۔

(۴۳۵) ''مَلنے'' کا ایک مفہوم تو یہی ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے پاؤوں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ اور ''مَلنے'' کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اعضائے وضو کا خوب مَل مَل کر دھونا یہ بھی سنت مستحبہ ہے۔

(۴۳۶) منہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا سنت مستحبہ ہے۔ بشرطیکہ وضو کرنے والا احرام باندھے نہ ہو۔ داڑھی کا خلال فرض نہیں ہے۔ (داڑھی کے خلال کا طریقہ) انگلیوں کو گلے کی طرف سے داڑھی میں نیچے سے داخل کیا جائے اور اوپر سے یعنی سامنے سے نکالا جائے۔ ''حکم رب'' سے مراد وحی خفی یعنی الہام ہے۔ یا پھر حضرت جبریل امین کی وساطت سے ہوا کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر وحی صرف قرآن کریم ہی کی نہ ہوئی بلکہ اسکے علاوہ اور بھی وحی ہوئی ہیں۔ اس حدیث شریف میں داڑھی میں خلال کا حکم، حکم استحبابی ہے۔

(۴۳۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنی داڑھی شریف کا خلال اکثر و بیشتر فرماتے تھے۔ آپ پوری پابندی کے ساتھ ہمیشہ داڑھی شریف کا خلال نہ فرماتے تھے اگر ہمیشہ پابندی کے ساتھ خلال فرماتے تو داڑھی کا خلال کرنا سنت مؤکدہ ہوجاتا۔

(۴۳۸) سیدنا امیر المومنین مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو وضو کرتے تھے تو آپکا وضو وہی تھا جو آج پوری دنیائے سنیت میں رائج و معمول ہے۔ جولوگ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی اور حضرت علی کے وضو کے خلاف وضو کرتے ہیں کہ پہلے پیروں کو دھوتے ہیں اور بعد میں پیروں کا مسح کرتے ہیں وہ اس حدیث شریف اور ان احادیث کریمہ سے سبق لیں جو اسی باب کے شروع میں گزری ہیں۔ حضرت علی کی محبت کا مصنوعی دم بھرنے والے حضرت علی کے مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علی کے سچے محب سچے غلام ہم اہلسنت و جماعت ہی ہیں۔ اسلام میں کھڑے ہوکر خدا والے کی

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (رواہ الترمذی)

تو پیا اسکو اس حالت میں کہ حضرت علی کھڑے تھے، پھر فرمایا حضرت علی نے مجھے محبوب ہے یہ کہ میں دکھادوں تم کو کہ کیسا تھا وضو پیارے رسول اللہ ﷺ کا۔

(۴۳۹) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے مسح فرمایا اپنے سر اقدس کا اور اپنے دونوں کانوں کا، کانوں کے اندرونی حصوں کا شہادت کی انگلیوں سے

وَظَاهِرَهُمَا بِاِبْهَامَيْهِ۔ (رواہ النسائی۔)

اور کان کے باہری حصوں کا اپنے انگوٹھوں سے۔

(۴۴۰) حدیث شریف: عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَوَضَّأُ قَالَتْ

ترجمہ: سیدتنا حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے مروی بیشک انہوں نے دیکھا پیارے نبی ﷺ کو کہ وضو فرمارہے ہیں، حضرت ربیع نے فرمایا

فَمَسَحَ رَأْسَهٗ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً

تو مسح فرمایا پیارے نبی نے اپنے سر مبارک کا وہ جو اگلی جانب ہے اور اس کا جو پچھلی جانب ہے، اور اپنی کنپٹیوں کا اور اپنے دونوں کانوں کا ایک مرتبہ

وَفِیْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِیْ حُجْرَیْ اُذُنَيْهِ۔ (رواہ ابوداؤد)

اور ایک روایت میں ہے بیشک پیارے نبی نے وضو فرمایا تو داخل فرمائیں اپنی انگلیاں اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں میں۔

(۴۴۱) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّاَ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن زید رضی اللہ عنہ سے مروی بیشک انہوں نے دیکھا پیارے نبی ﷺ کو کہ پیارے نبی نے وضو فرمایا

وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِمَاءٍ غَيْرَ فَضْلِ يَدَيْهِ۔ (رواہ الترمذی)

اور بیشک پیارے نبی نے مسح فرمایا اپنے سر اقدس کا اس پانی سے جو آپکے دستہائے مبارکہ کا بچا ہوا نہ تھا۔

(۴۴۲) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ذَكَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَكَانَ يَمْسَحُ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوامامہ تابعی رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے ذکر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا تو فرمایا کہ مَلتے تھے

---

374 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न पेशाब करे कोई तुम में का अपने गुस्लखाने में, फिर गुस्ल करे उसमें, या वुजू करे उसमें, इसलिये के आम वसवसे इसी से होते हैं।

375 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न पेशाब करे कोई तुम में का सूराख़ में।

376 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बचो तुम लानती तीन चीज़ों से, पयख़ाना करना घाटों में और रास्ते के दर्मियान और साय की जगह।

377 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि निकलें दो आदमी कि जा रहे हों पयख़ाने को खोले हुवे अपनी शर्मगाह को कि दोनों बातें कर रहे हो कि अल्लाह तआला नाराज़ होता है इस पर।

378 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक यह लैट्रीन हाज़िर होने की जगह हैं जिन्नात व शयातीन की तो जब जाए कोई तुम में का लैट्रीन तो चाहिय कि कहे "मैं पनाह माँगता हूँ अल्लाह तआला की तमाम गंदों से और गंदियों से।"

379 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने परदा है जिनों की आँखों के दर्मियान और औलादे आदम के सतरों के दर्मियान कि जब दाख़िल हो कोई उन में का लेट्रीन में तो यह कहे बिस्मिल्लाह।

380 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब वापस तशरीफ़ लाते थे बैअतुल ख़ला से

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

تعظیم کرنے کا اک عظیم عنوان ہے۔اسی اسلامی عنوان کی اک کڑی یہ بھی ہے کہ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہئے اور یہ سنت ہے چونکہ اس پانی سے عبادت ادا کیگئی ہے اسلئے یہ نسبت و برکت والا ہو گیا اور عزت و حرمت بھی اس میں آ گئی ہے۔جیسے زمزم شریف کا پانی کہ اسے بھی سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدوم میمنت لزوم سے نسبت ہو گئی ہے تو اس میں عظمت و حرمت برکت و کرامت ہو گئی ہے لہٰذا اسکو بھی کھڑے ہو کر پیا جاتا ہے۔یہ ان پانیوں کی تعظیم ہے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تعظیم تو جان ایمان روح ایمان ہے۔حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی کے وضو کا غسالہ (وہ پانی جو وضو میں استعمال ہو کر زمین پر آتا ہے) پیتے بھی تھے اور آنکھوں پر ملتے بھی تھے۔مریدین اپنے پیر کا بچا ہوا پانی اور انکا دیا ہوا تبرک بھی کھڑے ہو کر کھاتے پیتے ہیں۔اس تعظیم و تکریم کی دلیل یہ حدیث شریف اور اس جیسی بہت سی احادیث کریمہ ہیں۔پیر و مرشد کے بچے ہوئے پانی و کھانے کو ''جھوٹ یا جھوٹا'' نہیں کہنا چاہئے یہ ادب کے خلاف ہے بلکہ پیر و مرشد کے پس خوردہ کو تبرک کہنا چاہئے۔کبھی کبھی مرید اپنے پیر و مرشد کو پانی پیش کرتا ہے تو کہتا ہے کہ ''سرکار اسکو جھوٹا کر دیجئے'' یہ نہ کہکر یہ کہنا چاہئے کہ ''سرکار اسکو تبرک فرما دیجئے''۔حضرت علی نے عمل کر کے یعنی وضو کر کے دکھایا کہ عملی تبلیغ ہو جائے اور صبح قیامت تک مسلمان میرے اس عمل اور طرز کو اپنائیں اور میری طرح وضو کر کے ''محب صادق'' ہونیکا اعلان کریں اور میری مخالفت کر کے ''عدو صادق'' ہونیکا اعلان نہ کریں۔

(۴۳۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے نہ تو ایک دو بالوں کا مسح فرمایا اور نہ ہی پورے سر کا مسح فرمایا بلکہ آپ نے سر کا مسح اسطرح فرمایا ہے جسطرح اہلسنت احناف میں رائج و معمول ہے۔ کفار مکہ کلمہ کی انگلی کو ''سبابہ'' کہا کرتے تھے جسکے معنی ہیں گالیاں دینے والی انگلی کہ اس انگلی کے ذریعہ گالیاں دیتے وقت اسی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔اسلئے انہوں نے اس انگلی کا نام ہی ''سبابہ'' گالیاں بکنے والی انگلی رکھدیا مگر اسلام نے اسی انگلی کا نام ''سباحہ اور مسبّحہ'' رکھدیا یعنی تسبیح پڑھنے والی انگلی۔اب اسے عام مسلمانوں کی زبان میں شہادت کی انگلی اور کلمہ شریف کی انگلی کہتے ہیں۔کیونکہ یہ انگلی کلمۂ شہادت میں استعمال ہوتی ہے۔

(۴۴۰) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ کان کا شمار سر ہی میں ہوتا ہے۔لہٰذا کانوں کا مسح ہوگا کانوں کو دھویا نہ جائیگا اور مسح بھی صرف ایک ہی بار ہوگا نہ کہ تین بار۔کنپٹیاں چہرے ہی میں داخل ہیں کیونکہ کنپٹیوں کی حد چوڑائی میں ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہے۔لہٰذا کنپٹیاں چہرے ہی کے ساتھ تین بار دھوئی جائینگی۔ہوسکتا ہے کہ کان کے مسح کے ساتھ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی انگلیاں کنپٹی پر لگ گئی ہوں اور حضرت ربیع یہ سمجھی ہوں کہ آپ کنپٹی کا مسح فرمارہے ہیں جیسا کہ عمامے کے مسح کو بھی راوی نے سمجھ لیا تھا۔کانوں کے سوراخوں میں انگلی داخل کرنا یہ بھی سنت ہے دونوں کانوں کا مسح بھی ایک ہی ساتھ کرنا ہوگا۔ دائیں سے شروع کرنا ان اعضاء وضو میں ہے جو دونوں ایک ساتھ نہ دھوئے جاسکتے ہوں اسی لئے کلائی تک دونوں ہاتھ ایک ساتھ دھوئے جاتے ہیں اور کہنیوں تک ہاتھ ترتیب کے ساتھ دھوئے جاتے ہیں کہ پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ (مرقاۃ شریف)

(۴۴۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سر اقدس کے مسح کیلئے الگ سے نیا پانی لیا اور ہاتھوں پر بچے ہوئے پانی (تری) سے اپنے سر کا مسح نہ فرمایا۔ہوسکتا ہے کہ ہاتھ دھونے کے بعد آپکے دستہائے مبارکہ پر تری نہ رہی ہو اسلئے الگ سے نیا پانی لیا۔ورنہ مسح کرنے کیلئے ہاتھ تر ہونا چاہئے۔چاہے ہاتھ میں تری اعضاء وضو دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا پھر نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو۔البتہ کسی عضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تری رہ جائیگی وہ دوسرے عضو کے مسح کیلئے کافی نہ ہوگی۔سر پر اگر بال نہ ہوں تو سر کی کھال کا چوتھائی حصہ اور اگر بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح کرنا فرض ہے اور اسی کو سر کا مسح کہتے ہیں۔عمامے اور ٹوپی پر مسح کافی نہیں ہے۔البتہ اگر ٹوپی یا دوپٹہ اتنے باریک کپڑے کا ہے کہ تری پھوٹ کر چوتھائی سر کو تر کر دیگی تو مسح ہو جائیگا۔سر سے جو بال لٹک رہے ہوں ان پر مسح کرنے سے مسح نہ ہوگا۔

(۴۴۲) آنکھوں کے کویوں پر چہرہ دھونے کے دوران انگلی پھیر

الْمَاقَيْنِ وَقَالَ الْاُذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ۔ (رواه ابن ماجة و ابوداؤد)

پیارے رسول اپنی آنکھوں کے کھویوں کو اور فرمایا دونوں کان سر سے ہیں۔

(۴۴۳) حدیث شریف: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ یَسْأَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ

ترجمہ: آئے ایک دیہاتی پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں اور وہ پوچھنے لگے پیارے نبی سے وضو کے بارے میں تو پیارے نبی نے دکھایا ان دیہاتی کو

ثَلٰثاً ثَلٰثاً ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَآءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ۔ (رواه النسائی)

تین تین مرتبہ پھر فرمایا ایسے ہی وضو ہے تو جس نے زیادتی کی اس پر تو اس نے بُرا کیا اور حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔

(۴۴۴) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی بیشک انہوں نے سنا اپنے بیٹے سے کہ وہ کہہ رہا ہے یا اللہ بیشک میں مانگتا ہوں تجھ سے

الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَّمِيْنِ الْجَنَّةِ قَالَ اَیْ بُنَیَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ

سفید محل داہنی طرف کا جنت میں، تو فرمایا حضرت عبداللہ نے اے میرے پیارے بیٹے مانگ تو اللہ تعالیٰ سے جنت کو اور پناہ مانگ تو اسکی آگ سے، اسلئے کہ بیشک میں نے سنا

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِی الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ۔ (رواه احمد)

پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں بیشک عنقریب ہوں گے اس وقت میں کچھ لوگ جو حد سے بڑھیں گے وضو میں اور دعاء میں۔

(۴۴۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَاناً يُّقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ۔ (رواه الترمذی)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک وضو کیلئے ایک شیطان ہے، کہا جاتا ہے جس کو ولہان تو بچو تم وسوسوں سے پانی کے۔

(۴۴۶) حدیث شریف: عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاَ

ترجمہ: سیدنا حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو، جب وضو فرماتے

مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرْفِ ثَوْبِهٖ۔ (رواه الترمذی)

تو پونچھتے اپنے رخ تاباں کو اپنے کپڑے کے کنارے سے۔

तो फ़रमाते "ऐ अल्लाह तआला मैं तुझ से मग़फ़रत माँगता हूँ"।

381 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तशरीफ़ ले जाते थे बैतुलख़ला, तो हाज़िर करता मैं आपको पानी छागल में या प्याले में तो प्यारे नबी इस्तन्जा फ़रमाते, फिर रगड़ते अपने हाथ को ज़मीन पर, फिर मैं हाज़िर करता आपकी ख़िदमत में दूसरा बरतन तो वुज़ू फ़रमाते।

382 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब पेशाब फ़रमाते तो वुज़ू फ़रमाते और अपनी शर्मगाह (रूमाली) पर छींटा देते।

383 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास एक लकड़ी का प्याला उनके तख़्त के नीचे रखा रहता था, पेशाब फ़रमाते उस प्याले में रात को।

384 हदीस शरीफ़:– अमीरूल मूमिनीन हज़रते उमर फ़ारूक़े आज़म रज़ियल्लाहो तआला अन्हो ने फ़रमाया कि देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और मैं पेशाब कर रहा था खड़े होकर तो फ़रमाया ऐ उमर! पेशाब न किया करो खड़े हो कर, फिर न पेशाब किया मैंने खड़े होकर कभी।

385 हदीस शरीफ़:– तशरीफ़ लाए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक क़ौम के कूड़े घर के क़रीब,

لینا تا کہ چیپڑ وغیرہ صاف ہوجائے اور پانی انکے اندر پہونچ جائے یہ سنت ہے۔گوئے کا مسح الگ کرنا یہ کوئی الگ رکنِ وضو ہے ایسا نہیں ہے۔کان بھی سر ہی کا حصہ ہے۔

(۴۴۳) جن اعضاء وضو کو دھونا ہے تو تین تین ہی مرتبہ دھونا چاہئے۔ اس میں اگر زیادتی کرے تو وہ برا کررہا ہے کہ سنت کی اتباع سے محروم ہے۔دھونے کی حد تین بار ہے تو اس سے زیادہ بار دھوکر سنت کی حدود کو پھاند لیا اور یہ حد سے بڑھنا حد سے تجاوز کرنا ہے۔اور تین مرتبہ سے زیادہ اعضاء وضو کا خواہ مخواہ دھونا یہ اسراف بھی ہے کہ بے وجہ پانی بہائے جارہا ہے۔اور بے فائدہ مشقت میں خود کو ڈال رہا ہے اور تین بار سے زیادہ دھونے کو سنت سمجھ لے تو اسکا یہ اعتقاد بھی غلط ہوا۔تین بار دھو لینے میں تمام اعضاء کے کامل دُھل جانے کا یقین بھی ہوجاتا ہے۔اس پر زیادتی شیطانی وسوسے کی وجہ سے بھی ہوسکتی ہے۔البتہ اگر ایسی کوئی چیز اعضاء وضو پر لگ رہی تھی جو تین بار دھونے پر بھی صاف نہو سکی تو اسے تین سے زیادہ بار بھی دھویا جاسکتا ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

(۴۴۴) دعاء میں حد سے بڑھنا یہ ہے کہ دعاء میں ایسی پچریں اور ایسی قیدیں لگائی جائیں جنکی کوئی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ کے صاحبزادے نے لگائیں۔ ہاں فردوس مانگنا بہتر ہے۔وضو میں حد سے بڑھنا یہ ہے کہ یا تو تعداد میں زیادتی کیجائے اور پانی خوب فضول خرچ کیا جائے یا پھر اعضاء وضو کی حدود میں زیادتی کیجائے کہ ہاتھوں کو کہنیوں سمیت کی جگہ بغلوں تک دھویا جائے اور پاؤں کو ٹخنوں کی بجائے گھٹنوں تک دھویا جائے۔یہ دونوں زیادتیاں منع ہیں۔

(۴۴۵) ''ولہان'' کے معانی ہیں حیرت میں ڈالنے والا یا حرص پیدا کرنیوالا۔ چونکہ شیطان لعین وسوسوں کے ذریعہ حیرت و استعجاب میں ڈالدیتا ہے اور پانی کے زیادہ استعمال پر حریص بنادیتا ہے اسلئے اس شیطان کا نام ''ولہان'' ہے۔عاشق حیرت زدہ کو بھی ولہان کہدیا جاتا ہے۔شیطان کی بہت سی پارٹیاں اور ٹولیاں ہیں جنکے علیحدہ علیحدہ کام بھی ہیں اور الگ الگ نام بھی۔ دلیل میں جو شک وشبہ بے دلیل پیدا ہوا سے وسوسہ کہتے ہیں۔بلا وجہ یہ خیال کرنا کہ پانی نجس ہو' کپڑوں پہ ناپاک چھینٹیں نہ پڑگئی ہوں۔پانی پورے عضو پر نہ بہا ہو یہ سب کے سب پانی کے وسوسے ہیں انکا دفعیہ ضروری ہے تا کہ سنت کی حد سے تجاوز نہ ہونے پائے۔

(۴۴۶) بعد وضو اعضاء وضو کا پوچھنا بلا کراہت جائز ہے اگر بطور تکبر نہ ہو۔اگر کوئی تکبراً ایسا کرتا ہے تو مکروہ ہے۔مستحب یہ ہے کہ پوچھے بھی تو مبالغے کے ساتھ رگڑ رگڑ کر نہ پوچھے بلکہ تری کا اثر باقی رہنے دیا جائے۔ پہنے ہوئے کپڑوں سے اعضاء وضو کا پوچھنا ممنوع نہیں ہے۔اعضاء وضو کی تری ماء مستعمل نہیں ہے۔البتہ پانی کے جو قطرات اعضاء وضو سے الگ ہوجائیں وہ ماء مستعمل ہیں۔یہ قطرات خود تو پاک ہوتے ہیں مگر پاک نہیں کرسکتے۔

(۴۴۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ وضو کے بعد اپنے اعضاء وضو کو پونچھ بھی لیا کرتے تھے۔لہٰذا کبھی اعضاء وضو کو پونچھ بھی لیا جائے اور کبھی نہ پونچھا جائے اسلئے بھی کہ احادیث کریمہ میں ہے کہ وضو کا پانی قیامت میں نور ہوگا اور وضو کا پانی تسبیح بھی کرتا ہے اور پونچھنے میں عبادت کا اثر دور کرنا بھی لازم آتا ہے۔سیدتنا ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں وضو کے بعد کپڑا پیش کیا تو آپ نے قبول نہ فرمایا اور اپنے اعضاء مبارکہ کے پانی کو جھاڑتے ہوئے تشریف لیگئے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پونچھنے کیلئے کپڑے کو قبول نہیں فرمایا اسکی دوسری وجوہات ہوسکتی ہیں کہ رومال صاف نہو اس وقت جانے کی جلدی ہو۔ بہر حال دونوں احادیث کریمہ کو سامنے رکھنے کے بعد یہی سمجھ میں آتا ہے کہ بعد وضو اعضاء وضو کو کبھی آپ نے پونچھا ہے اور کبھی بغیر پونچھے چھوڑ دیا ہے۔ہمیں بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی دونوں پیاری اداؤں کو اپنانا چاہئے۔

(۴۴۸) ایک مرتبہ ان اعضائے وضو کا دھونا فرض ہے جن کو دھویا جاتا ہے اور مسح تو ایک ہی مرتبہ فرض ہے اور دو، تین مرتبہ دھونا سنت ہے ضرورتاً کبھی پیارے نبی ﷺ نے صرف ایک بار دھونے پر قناعت فرمائی اس کی بہت سی وجوہ ہوسکتی ہیں (۱) ایک ایک مرتبہ سے بھی کام چل جائیگا یعنی فرض ادا ہوجائیگا (۲) ہوسکتا ہے کہ پانی

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

(۴۴۷) حدیث شریف: كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا اَعْضَائَهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: تھا پیارے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کپڑا، پونچھتے تھے جس سے اپنے اعضاء مبارکہ کو وضو کے بعد۔

(۴۴۸) حدیث شریف: عَنْ ثَابِتِ ابْنِ اَبِىْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ جَعْفَرَ هُوَ مُحَمَّدُنِ الْبَاقِرَ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ (رواہ مسلم)

ترجمہ: سیدنا حضرت ثابت ابن صفیہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا سیدنا حضرت امام جعفر صادق کے والد ماجد جو سیدنا امام محمد باقر ہیں کہ حدیث بیان کی ہے سیدنا حضرت جابر نے کہ بیشک پیارے نبی ﷺ نے وضو فرمایا ایک ایک مرتبہ اور دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ تو فرمایا ہاں۔

(۴۴۹) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ۔ (رواہ رزین)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا دو دو مرتبہ، اور فرمایا پیارے رسول نے یہ نور علیٰ نور ہے۔

(۴۵۰) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِىْ وَ وُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِىْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِيْمَ۔ (رواہ رزین)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا تین تین مرتبہ اور فرمایا پیارے رسول نے یہ میرا وضو ہے اور حضرات انبیاء کرام کا وضو ہے جو مجھ سے پہلے تھے، اور حضرت ابراہیم کا وضو ہے۔

(۴۵۱) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ مَالَمْ يُحْدِثْ۔ (رواہ الدارمی)

ترجمہ: سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ وضو فرماتے تھے ہر نماز کیلئے اور تھا ہم میں کا ہر کوئی کہ کافی ہوتا تھا اس کو ایک ہی وضو، جب تک وضو ٹوٹ نہ جاتا۔

(۴۵۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ کو تھا حکم وضو کا ہر نماز کیلئے، باوضو ہوں یا بے وضو،

तो पेशाब फ़रमाया खड़े हो कर।

386 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमिनीन हज़रते आयशा सिद्दीक़ा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि जो बयान करे तुम से कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पेशाब फरमाते थे खड़े हो कर, तो न तसदीक़ करो तुम उसकी कि नहीं पेशाब फ़रमाते थे वो, मगर बैठ कर।

387 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी कि बेशक जिबरीले अमीन आए उनकी बारगाह में उस पहले मौके पर जब आपकी तरफ़ वही फ़रमाई गई, फिर बताया प्यारे नबी को वुज़ू और नमाज़, फिर जब वुज़ू से फ़ारिग़ हुवे तो लिया एक चुल्लू पानी का तो छिड़का उसको अपनी शर्मगाह (रूमाली) पर।

388 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने आए मेरे पास जिबरील तो कहा जिबरील ने ऐ प्यारे मोहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब वुज़ू फ़रमाएँ आप तो पानी छिड़क लिया करें।

389 हदीस शरीफ़:– पेशाब फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो खड़े हुवे हज़रते उमर उनके पीछे पानी का एक कूज़ा (लोटा) लेकर, तो फ़रमाया उन्होंने, यह क्या है ऐ उमर? तो अर्ज़ किया हज़रते उमर ने पानी है, वुज़ू फ़रमाएँगे आप जिससे, फ़रमाया नहीं हुक्म दिया गया हूँ कि जब पेशाब करूँ मैं तो वुज़ू करूँ और अगर करता मैं तो हो जाता सुन्नत।

يا مدار العالمين يا مدار العالمين يا مدار العالمين يا مدار العالمين يا مدار العالمين

کم ہو (۳) وقت تنگ ہو اگر تین تین بار اعضاء کو دھویا جائے تو اگلا کام نہ ہو پائیگا اور کام بھی ضروریات میں سے ہو۔ ایک ایک مرتبہ وضو کرنا کبھی کبھی رہا ہوگا عموماً تو پیارے نبی اعضائے وضو کو تین تین بار ہی دھویا کرتے تھے۔

(۴۴۹) پیارے نبی ﷺ نے اعضائے وضو دو دو مرتبہ دھوئے اس کی بھی وہی وجوہات ہوسکتی ہی جو حدیث نمبر ۴۴۸ کی تشریحات میں بیان کی گئی ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دو بار دھونے کو نور پر نور فرمایا۔ ایک بار اعضائے وضو کا دھونا فرض ہے اور دوسری بار اعضائے وضو کا دھونا سنت ہے گویا کہ فرض بھی نور ہے سنت بھی نور ہے قیامت میں وضوء مسنون کرنے والوں کا نور بہت تیز ہوگا۔

(۴۵۰) وضو کرنا یہ پرانا طریقہ ہے اگلی امتوں میں بھی رہا ہے البتہ چہروں کی چمک وضو کی وجہ سے یہ امت محمدیہ کی خصوصیت ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بھی وضو فرمایا کرتے تھے خصوصیت کیساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ اسلئے فرمایا کہ وہ طہارت و نفاست کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے تھے چنانچہ بخاری شریف کی ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ نے وضو کیا اور نماز ادا فرمائی۔ حضرت جریج اسرائیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ تین تین بار اعضائے وضو کا دھونا افضل و اعلیٰ ہے کیونکہ یہ سنت حضرات انبیائے کرام ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ کا ایک ایک یا دو دو بار اعضائے وضو کا دھونا بیان جواز کیلئے ہے۔

(۴۵۱) سیّدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پہلے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ پر ہر نماز کیلئے وضو فرض تھا پھر یہ فرضیت منسوخ ہوئی (مرقاۃ شریف) حدیث شریف میں اسی وقت کا ذکر ہے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر نماز کیلئے وضو کی فرضیت منسوخ ہونے کے بعد کا ذکر ہو اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ کے عام معمول کا ذکر ہو کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ ہر نماز کیلئے وضو فرمالیا کرتے تھے اگر چہ فرض نہ رہا تھا اب بھی ہر نماز کیلئے تازہ وضو کر لینا مستحب ہے اگر چہ پہلا وضو ہو۔ اس حدیث پاک میں ہر نماز سے نماز فرض مراد ہے اور نماز اشراق فجر کے وضو سے پڑھنا مستحب ہے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک وضو سے اکثر و بیشتر چند نمازیں ادا فرمالیا کرتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ نے فتح مکہ شریف کے دن ایک ہی وضو سے پانچوں نمازیں ادا فرمائی تھیں۔ بعض حضرات صحابۂ کرام ہر نماز کیلئے تازہ وضو فرماتے تھے۔

(۴۵۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو شب معراج خصوصی طور پر ہر نماز کیلئے وضو کرنے کا حکم تھا اور یہ حکم "ہر نماز کیلئے وضو فرض ہے" امت کیلئے نہ تھا۔ اس حدیث شریف میں مسواک کی فرضیت کا حکم ہے۔ ہر نماز کے وضو کی فرضیت کی منسوخی کی طرح مسواک کی فرضیت بھی منسوخ ہوگئی کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کتنی ہی مرتبہ ایک وضو سے چند نمازیں ادا فرمائی ہیں اور ہر نماز کیلئے جب وضو ہی نہ فرمایا تو مسواک بھی نہ فرمائی۔ خلاصہ یہ ہوا کہ پہلے ہر نماز کیلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر وضو فرض تھا پھر یہ فرضیت منسوخ ہوئی اور مسواک فرض ہوئی پھر مسواک کی فرضیت بھی منسوخ ہوئی۔ سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھا کہ فرضیت ہی منسوخ ہوگئی ہے مگر فضیلت تو باقی ہے اور آپکا یہ فیصلہ صد فیصد حق تھا۔ آج بھی اگر کوئی ہر نماز کیلئے مسواک کرے تو بلا شبہ وہ اجر وثواب کا مستحق ہوگا کیوں کہ مسواک کرنا مستحب ہے۔

(۴۵۳) سیّدنا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تو ضرورت سے زیادہ پانی بہا رہے تھے یا تین مرتبہ سے زیادہ اعضائے وضو دھو رہے تھے یا حدود اعضاء میں حد سے بڑھ رہے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ان کو فضول خرچی سے تعبیر فرمایا اور ان پر روک لگائی کہ وضو میں یہ تمام باتیں منع ہیں اور انکا کرنا گناہ ہے بعض لوگ اپنے اپنے فرضی تقوے کی نمائش کیلئے آج بھی ایسا وضو کرتے ہیں کہ دھڑا دھڑ پانی بہاتے ہیں اور اعضائے وضو کو تین بار سے زیادہ دھوتے رہتے ہیں اور اعضائے وضو کی حدود میں بھی خوب تجاوز کرتے ہیں اور ستم بالائے ستم یہ کہ اتنا لمبا چوڑا وضو کرتے ہیں کہ جماعت نماز کی ایک دو رکعت بھی نکل جاتی ہیں مگر یہ وضو میں مبالغہ ہی کرتے رہتے ہیں کبھی کبھی تو یہ نمائشی وضو اتنا لمبا ہوتا ہے کہ نماز باجماعت بھی نکل جاتی ہے مگر وضو پورا نہیں ہو پاتا اور اس بیجا

يارب العالمين يارب العالمين يارب العالمين يارب العالمين يارب العالمين

فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ قَالَ

پھر جب گراں ہوا یہ پیارے رسول اللہ ﷺ پر تو حکم فرمایا گیا مسواک کا ہر نماز کے وقت اور اٹھا رکھا گیا پیارے رسول سے وضو مگر حدث سے۔ سیدنا حضرت عبید اللہ نے فرمایا

فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَهٗ حَتّٰى مَاتَ۔ (رواه احمد)

کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر سمجھتے تھے کہ انہیں طاقت ہے اس پر، تو کیا انہوں نے اس کو یہاں تک وصال شریف ہوا۔

(۴۵۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَاهٰذَا السَّرَفُ يَاسَعْدُ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے گزر فرمایا حضرت سعد پر اور وہ وضو کر رہے تھے، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ یہ کیسی فضول خرچی ہے اے سعد

قَالَ اَفِى الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ۔ (رواه احمد)

عرض کیا حضرت سعد نے کیا وضو میں فضول خرچی ہے؟ تو فرمایا پیارے نبی نے ہاں، اگرچہ ہو تم بہتی نہر پر۔

(۴۵۴) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُطَهِّرُ جَسَدَهٗ كُلَّهٗ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا اور لیا اللہ تعالیٰ کا نام پاک تو وہ پاک کردے گا اس کے پورے بدن کو

وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔ (رواه الدارقطنى)

اور جس نے وضو کیا اور نہ لیا اللہ تعالیٰ کا نام پاک تو نہیں پاک ہوگا مگر وضو کا مقام۔

(۴۵۵) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ حَرَّكَ خَاتَمَهٗ فِىْ اُصْبُعِهٖ۔ (رواه الدار قطنى)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے، نماز کا وضو، تو حرکت دیتے اپنی انگشتری شریف کو اپنی انگلی میں۔

---

390 हदीस शरीफः– वेशक यह आयते करीमा जब नाज़िल हुई "इस (मस्जिद) में कुछ मर्द हैं जो महबूब रखते हैं यह कि खूब पाक हों और अल्लाह महबूब रखता है खूब पाक होने वालों को"(बसीरतुल ईमान स•476) तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ जमाअते अन्सार! बेशक अल्लाह तआला ने तारीफ़ फ़रमाई है तुम्हारी पाकी के बारे में, तो तुम्हारी पाकी क्या है? हज़राते अंसार ने अर्ज़ किया हम वुजू करते हैं नमाज़ के लिये और गुस्ल करते हैं हम जनाबत से और इस्तन्जा करते हैं पानी से, तो फ़रमाया प्यारे नवी ने वो यही पाकी है तो तुम इसको अपने ऊपर लाज़िम कर लो।

391 हदीस शरीफः– हज़रते सलमान से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि एक ने मुशरिकों में से कहा और मज़ाक़ कर रहा था कि मैं देखता हूँ कि तुम्हारे मालिक सिखाते हैं तुम को पयख़ाने करने तक को, मैंने कहा हाँ, हुक्म दिया हमारे मालिक ने हमको यह कि न मुँह करें क़िब्ले को और न इस्तन्जा करें हम अपने दाहिने हाथ से और न किफ़यात करें हम कम तीन पत्थरों से, न हो उनमें गोबर, न हो हड्डी।

392 हदीस शरीफः– हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने हसना से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ़ लाए हमारे पास प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और उनके दस्ते पाक में ढाल थी, तो रखा ढाल को, फिर प्यारे नवी बैठ गए तो पेशाव किया ढाल की तरफ़ तो एक ने कुफ़्फ़ार में से बकवास की कि इन्हें

يامدار العالمين يامدار العالمين يامدار العالمين يامدار العالمين يامدار العالمين

لمبے وضو میں عمر کی بربادی بھی لازم آتی ہے یہ نمائشی متقی مصنوعی کمال وضو حاصل کرنیوالے وضو میں فضول خرچی کرنیوالے اس حدیث شریف سے عبرت ونصیحت حاصل کریں۔

(۴۵۴) اس حدیث شریف میں گناہوں سے پاک وصاف ہونا مراد ہے کہ وضو کے اول بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لینے کی برکت سے تمام جسم کے بیرونی اور اندرونی گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جسم میں دل ودماغ بھی داخل ہیں۔ اگر وضو کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھی جائے تو ظاہری اعضاء کے گناہ صغیرہ معاف ہوجاتے ہیں اسی لئے حضرات فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے وضو شروع کرنا سنت مستحبہ ہے نہ کہ فرض وواجب۔

(۴۵۵) اگر انگوٹھی اتنی تنگ ہو کہ بنا ہلائے اس کے نیچے پانی نہ پہونچ سکے تو وضو میں انگوٹھی کا ہلانا فرض ہے اور انگوٹھی ڈھیلی ڈھالی ہو کہ بغیر ہلائے ہوئے بھی انگوٹھی کے نیچے پانی پہنچ جاتا ہے تو انگوٹھی کا ہلانا مستحب ہے۔

دم مدار
بیڑا پار

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari